Digitized by Khilafat Library Rabwah

25

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
بروز اتوار
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۵ رشوال ۱۳۹۲ھ ۱۲ رنبوت ۱۳۵۱ ہش ۱۲ رنومبر ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۵۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۱ رنبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۱۱ رنبوت ۔ کل بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے سورۃ آل عمران کی آیات وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ تلاوت فرمائیں اور پھر ان کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ جو لوگ انبیاء اور ماموریں کی جماعتوں میں شامل ہوتے ہیں مخالفین ہمیشہ انہیں دُکھ دینے کی غرض سے گندہ ذہنی افترا پردازی اور دجل سے کام لیتے ہیں اور انہیں مالی اور جانی نقصان پہنچاتے ہیں چنانچہ اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف سب سے بڑھ کر ایسا کیا گیا لیکن ایسا کرنیوالے نادان نہیں سمجھتے کہ اس قسم کی حرکات الٰہی تحریکوں کو ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتیں البتہ ان حرکات کے پیشِ نظر مومنوں کو یہ خوف ضرور ہوتا ہے کہ ان کے ردِّ عمل کے طور پر ان میں سے کوئی زیادتی نہ کر بیٹھے یا اُن کے جذبہ یقین اور قوّتِ عملیہ میں کمی واقع نہ ہو جائے۔ چنانچہ اسی خدشہ کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں ایک جامع دعا سکھائی ہے جو ہر وقت ہمیں کرتے رہنا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا ہماری جماعت کے خلاف بھی مخالفین یہی حربے استعمال کر رہے ہیں۔ لیکن یہ ہماری راہ میں ہرگز روک ثابت نہیں ہو سکتے کیونکہ بالآخر ہوگا وہی جو خدا چاہتا ہے اور خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں یہی چاہا ہے کہ احمدیت کے ذریعہ دُنیا میں اسلام کو غالب کیا جائے چنانچہ انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تہذیب کے اصول اخلاص صدق اور توحید ہیں جو صرف اسلام میں ہی پائے جاتے ہیں

جس قوم میں راستی سے پیار نہیں اور اعمال میں للّٰہیت نہیں اُسے مہذب نہیں کہہ سکتے

"جس قوم میں راستی سے پیار نہیں اعمال میں للّٰہیت نہیں اور ریاکاری اور خود پسندی اُن کا شیوہ ہے اُسے مہذب نہیں کہہ سکتے۔ تہذیب کے اصول اخلاص، صدق اور توحید ہیں۔ وُہ سوائے اسلام کے اور کسی دُوسرے مذہب میں نہیں مل سکتے۔ عیسائیوں کو اخلاق پر بڑا ناز ہے مگر اُن کی جو بات دیکھو اسی میں گناہ ہے۔ کوئی عمل ہو اس میں ریاکاری ضرور ہے۔ حالانکہ خُلق وہ ہے جو لِلّٰہ ہو۔ خُدا تعالیٰ کی عظمت، اُس پر ایمان اور نوعِ انسان کی خدمت یہ باتیں خُلق کی ہیں۔ لیکن یہاں خُدا کی جگہ تو ایک یسوع نامی کو دیدی گئی ہے۔ اور مخلوق کے ساتھ جو معاملہ ہے وُہ ظاہر ہے۔ بات یہ ہے کہ جب خُدا کو شناخت ہی نہیں کیا۔ تو اس پر نظر رکھ کر کسی کی خدمت کیا کر سکتے ہیں؟ سچّے خُلق کا برتاؤ بہت مشکل ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ ہر ایک قویٰ کو برمحل برتا جائے اور خدا سے ڈر کر وُہ اپنی حد پر رہیں۔ لیکن ایمان کے سوا یہ باتیں حاصل نہیں ہوتیں۔ ثواب اُس کو ملا کرتا ہے جو خُدا تعالیٰ سے ڈر کر گناہ کو چھوڑتا ہے یا اس کو راضی کرنے کی محنت برداشت کر کے ایک نیکی کو کرتا ہے۔ اور جب تک یہ نیّت نہیں ہوتی، تب تک ہرگز ثواب نہیں ملتا۔ اگرچہ وہ کام بذاتِ خود نیک ہی ہو۔ ہندو لوگ بتوں کی خاطر کیا کیا کرتے ہیں۔ کتنی محنتیں اُٹھاتے ہیں مگر سب کی سب رائیگاں جاتی ہیں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۷۱ تا ۷۲)

انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ تربیتی اجتماع اپنی مخصوص روایات کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ ۱۷، ۱۸، ۱۹ رنومبر (جمعہ، ہفتہ، اتوار) کو دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے لان میں منعقد ہو رہا ہے۔ جملہ انصار بھائیوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے اس اجتماع میں شرکت فرمائیں۔ کوشش کی جائے کہ ہر مجلس اور ہر جماعت کے نمائندے اس اجتماع میں ضرور شامل ہوں اور اِس کی برکات سے مستفید ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

پبلشر:۔ مسعود احمد؛ پرنٹر:۔ سیّد عبدالحی؛ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ ر نبوت ۱۳۵۱ ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر عید سے بڑھ کر مبارک اور خوشی کا دن

اسلام میں متعدد خوشی کے دن مقرر ہیں لیکن اسلام ہرگز بھی بے مقصد خوشی کا قائل نہیں ہے۔ اُس نے جہاں بھی خوشی منانے کی اجازت دی ہے روحانی فوز و فلاح کے نتیجہ میں ہی دی ہے۔ چنانچہ جمعہ کو عید مومنین قرار دیا گیا ہے تو اسی لئے کہ اس دن شہر کے تمام مسلمان ایک جگہ جمع ہو کر خطبہ میں اللہ رسولؐ کی باتیں سُنتے اور پھر اللہ تعالےٰ کے حضور سربسجود ہوتے ہیں۔ عبادت اور ذکرِ الٰہی میں اجتماعیت کی یہ کیفیت روحانی ارتقاء پر منتج ہو کر ان کے لئے خوشی کا موقع بہم پہنچاتی ہے۔ اسی طرح عید الفطر اور عید الاضحیٰ سال میں خوشی کے دو دن مقرر کئے گئے ہیں تو ان کے پیچھے بھی ایک عظیم رُوحانی فلسفہ کارفرما ہے۔

جب مسلمان رمضان کے عظیم روحانی مجاہدہ کو کامیابی سے پایۂ تکمیل کو پہنچا کر اپنے مجاہد فی سبیل اللہ ہونے کا ثبوت دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں عید الفطر کے موقع پر خوشی منانے کی اجازت دیتا ہے۔ عید الاضحیٰ کا دن بھی اسی لئے مبارک اور خوشی کا دن شمار ہوتا ہے کہ اُس روز حج کی عاشقانہ عبادت بجالانے نیز حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے خاندان کی عظیم قربانی کی یاد میں اللہ تعالےٰ کے حضور اپنے اپنے نفوس کی قربانیاں پیش کرنے کے بعد خوشی منائی جاتی ہے۔

جب خوشی اور عید روحانی فوز و فلاح اور علو و ارتفاع کے ساتھ وابستہ ہے تو پھر ایک حقیقی مومن کے لئے عید صرف جمعہ، یا عید الفطر اور عید الاضحیٰ تک محدود نہیں ہو سکتی کیونکہ روحانی ترقی ہرگز محدود نہیں ہے بلکہ غیر محدود ہے۔ مومن کا قدم ہر آن ترقی کی طرف اُٹھتا چلا جاتا ہے وہ کسی ایک مقام پر نہیں ٹھہرتا۔ جب روحانی ترقی غیر محدود ہے تو پھر ضروری ہے کہ ایک حقیقی مومن کیلئے عید کے غیر محدود مواقع پیدا ہوتے چلے جائیں۔ مومن غیر محدود ترقیات کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور اسی بناء پر اُسکے لئے عید کے بھی غیر محدود مواقع پیدا کئے گئے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس حقیقت کی طرف نہایت لطیف پیرایہ میں توجہ دلائی ہے۔

چنانچہ حضور علیہ السلام جمعہ اور عیدین سے بھی بڑھ کر خوشی کے ایک خاص دن کا ذکر کرتے ہوئے جو انسان کو دائمی عید اور اس کی دائمی خوشیوں سے ہمکنار کرتا چلا جاتا ہے فرماتے ہیں:-

"سب صاحب یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام میں بعض ایسے دن مقرر کئے ہیں کہ وہ دن بڑی خوشی کے دن سمجھے جاتے ہیں اور ان میں اللہ تعالیٰ نے عجیب عجیب برکات رکھی ہیں۔ منجملہ ان دنوں کے ایک جمعہ کا دِن ہے۔ یہ دن بھی بڑا ہی مبارک ہے۔ لکھا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت آدمؑ کو جمعہ ہی کو پیدا کیا اور اسی دن اُن کی توبہ منظور ہوئی تھی۔ اور بہت سی برکات اور خوبیاں اس دن کی ماثور ہیں۔ ایسا ہی اسلام میں دو عیدیں ہیں۔ ان دونوں دنوں کو بھی بڑی خوشی کے دن مانا گیا ہے اور ان میں بھی عجیب عجیب برکات رکھی ہیں۔ لیکن یاد رکھو کہ یہ دن بے شک اپنی اپنی جگہ مبارک اور خوشی کے دن ہیں لیکن ایک دن اِن سب سے بھی بڑھ کر مبارک اور خوشی کا دن ہے۔ مگر افسوس سے دیکھا جاتا ہے کہ لوگ نہ تو اس دن کا انتظار کرتے ہیں اور نہ اس کی تلاش۔ ورنہ اگر اس کی برکات اور خوبیوں سے لوگوں کو اطلاع ہوتی یا وہ اس کی پرواہ کرتے تو حقیقت میں وہ دن ان کے لئے بڑا ہی مبارک اور خوش قسمتی کا دن ثابت ہوتا اور لوگ اسے غنیمت سمجھتے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۴۷ و ۱۴۸)

اُس دن کی وضاحت کرتے ہوئے جو جمعہ اور عیدین سے بھی بڑھ کر مبارک اور خوشی کا دن ہے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"وہ دن کونسا دن ہے جو جمعہ اور عیدین سے بھی بہتر اور مبارک دن ہے؟ مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ دن انسان کی توبہ کا دن ہے جو ان سب سے بہتر ہے اور ہر عید سے بڑھ کر ہے۔" (ایضاً)

اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"جب انسان گناہ کی موت سے نکل کر توبہ کے ذریعہ نئی زندگی پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی زندگی سے خوش ہوتا ہے ...... وہ وقت خدا کی خوشی کا ہوتا ہے اور آسمان پر ملائکہ بھی خوشی کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ اس کا کوئی بندہ تباہ اور ہلاک ہو بلکہ وہ تو چاہتا ہے کہ اگر اسکے بندے سے کوئی غلطی اور کمزوری بھی ظاہر ہوئی ہے پھر بھی وہ توبہ کر کے امن میں داخل ہو۔ پس یاد رکھو کہ وہ دن جب انسان اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے بہت ہی مبارک دن ہے اور سب ایام سے افضل ہے کیونکہ وہ اُس دن نئی زندگی پاتا ہے اور خدا تعالیٰ کے قریب کیا جاتا ہے۔" (ایضاً)

جس دن انسان کو حقیقی توبہ کی توفیق ملتی ہے تو پھر اُسکے لئے دائمی عید مقدر کر دی جاتی ہے کیونکہ جب انسان حقیقی توبہ کے نتیجہ میں نئی زندگی سے ہمکنار ہو کر خدا تعالیٰ کے قریب آجاتا ہے تو اُس کے لئے غیر محدود روحانی ترقی کا دروازہ کُھل جاتا ہے اور اُس کے لئے ہر روز، روزِ عید کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توبہ کے دن کو جمعہ اور عیدین سے بڑھ کر مبارک اور خوشی کا دن اور سب ایام سے افضل یوم قرار دیا ہے۔ کیونکہ توبہ کا دن وہ عظیم الشان دن ہے کہ جس دن خود خدا تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور آسمان پر ملائکہ بھی خوشی مناتے ہیں۔ ان کی خوشی کا باعث یہ امر ہوتا ہے کہ حقیقی توبہ کی توفیق ملنے پر خدا تعالیٰ کے بندے کے لئے غیر محدود روحانی ترقیات کا دروازہ کُھل جاتا ہے اور ان ترقیات کے نتیجہ میں غیر محدود عیدیں اُس کے لئے مقدر کر دی جاتی ہیں یعنی اُس کا ہر روز، روزِ عید اور ہر شب شبِ برات سے کم نہیں ہوتی۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اِس آخری زمانہ میں اِسی لئے مبعوث ہوئے کہ تا لوگوں کو حقیقی توبہ کی توفیق ملے اور وہ دن انہیں نصیب ہو جو ہر عید سے بڑھ کر مبارک اور خوشی کا دن ہے۔ اِسی لئے آپ بیعت لیتے وقت اپنے متبعین کو اکثر یہی نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ انہوں نے آج جو توبہ کی ہے اُس پر مرتے دم تک قائم رہیں تا خدا تعالیٰ کی جناب میں وہ قبول کئے جائیں اور دائمی عید کے وارث قرار پائیں چنانچہ ایسے ہی ایک موقع پر آپؑ نے بیعت کنندگان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

"یہ دن جس میں تم میں سے بہتوں نے اقرار کیا ہے کہ مَیں آج اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور آئندہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے گناہوں سے بچتا رہوں گا **یومِ توبہ** ہے اور اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے موافق مَیں یقین رکھتا ہوں کہ ہر ایک شخص کے، جس نے سچے دل سے توبہ کی ہے، پچھلے گناہ بخش دیئے گئے اور وہ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ کے نیچے آگیا ہے گویا کہ کہہ سکتے ہیں کہ اُس نے کوئی گناہ نہیں کیا مگر ہاں مَیں پھر کہتا ہوں کہ اس کے لئے یہ شرط ہے کہ حقیقی پاکیزگی اور سچی طہارت کی طرف قدم بڑھایا جاوے اور یہ توبہ نری لفظی توبہ ہی نہ ہو بلکہ عمل کے نیچے آجاوے۔ یہ چھوٹی سی بات نہیں ہے کہ کسی کے گناہ بخش دئے جاویں بلکہ ایک عظیم الشان امر ہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم ص ۱۴۹، ۱۵۰)

ہمیں احمدی ہونے کی حیثیت میں بحمد اللہ تعالیٰ جو یوم توبہ نصیب ہوا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے عمل سے اس کا حقیقی یوم توبہ ہونا ثابت کرتے چلے جائیں تا غیر محدود روحانی ترقی کے دروازے ہمارے لئے ہمیشہ کھلے رہیں اور دائمی عید کی دائمی خوشیوں کے ہم وارث بنے رہیں۔ آمین برحمتك یا ارحم الراحمین۔

قطعہ

اُسی کا حصّہ ہے عشقِ جہاں سوز
غمِ سُود و زیاں جس کو نہیں ہے
اُسی کا حوصلہ برقِ تجلّی،
خیالِ آشیاں جس کو نہیں ہے!

(سعید احمد اعجاز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ تاریک رات آخر کب ختم ہوگی؟

مکرم ملک محمد سلیم صاحب مربی سلسلہ

ہمارا یہ زمانہ ایٹمی دور کہلاتا ہے لیکن اگر اسے گناہ کا زمانہ کہا جائے تو زیادہ صحیح ہوگا کیونکہ ساری دنیا پر اس وقت گناہ کی ایک طویل تاریک رات چھائی ہوئی ہے اور دنیا اور اس کے باسی ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کی تفسیر و تصویر بنے ہوئے ہیں وطنِ عزیز کو ہی لے لیجئے اسلام کے نام پر حاصل کیا ہوا یہ ملک روحانی بگاڑ، اخلاقی انحطاط، فکری پستی اور نظریاتی فساد کا شکار ہے۔ اس زمانہ کی مذہبی حالت کا ذکر جناب مودودی صاحب ان الفاظ میں کرتے ہیں:۔

"رفتہ رفتہ حالت یہ ہوگئی کہ لوگوں کو یہ بات عجیب معلوم ہونے لگی کہ کوئی شخص پڑھا لکھا بھی ہو اور نماز روزہ جیسے احکام کی پیروی بھی کرتا ہو اندازِ نظر اس حالت تک بدلا کہ لوگ یہ سمجھنے لگے کہ جو شخص نماز پڑھ رہا ہو اس کو اپنی حالت پر شرمندہ ہونا چاہیئے"

(اردو ڈائجسٹ ص۲۳ اپریل ۷۲ء)

وطنِ عزیز میں نقصِ امن اور لاقانونیت کا رجحان دن بدن بڑھ رہا ہے جو دلیل ہے اس بات کی کہ قلب و نظر کے نام نہاد طبیب فیل ہو چکے ہیں اب آسمانی طبیب ہی اس ہزار سال کے پرانے مریض کو بچا سکتا ہے۔

پاکستان میں ۱۹۶۷ء سے قبل چار ہزار افراد ہر سال قتل ہو جاتے تھے اب ۱۹۶۷ء کے بعد سے یہ شرح بڑھ کر ۵ ہزار سالانہ ہو گئی ہے۔ چنانچہ روزنامہ مشرق اپنی ۲۰ مئی ۱۹۷۲ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

"مغربی پاکستان میں ہر ڈیڑھ گھنٹے کے بعد ایک شخص قتل کر دیا جاتا ہے اور ہر سال ۵ ہزار سے زائد افراد موت کے گھاٹ اتار دئے جاتے ہیں ۱۹۶۸ء میں مغربی پاکستان اسمبلی میں پارلیمانی سیکرٹری برائے وزارت داخلہ نے انکشاف کیا تھا کہ مغربی پاکستان میں ۱۹۶۳ء سے ۱۹۶۷ء تک ۱۶ ہزار افراد قتل کئے جا چکے ہیں اس وقت قتل کی وارداتوں کی شرح ہر دو گھنٹے کے بعد ایک اور پورے سال میں چار ہزار تھی۔ اس وقت صورتِ حال یہ ہے کہ ۱۹۶۷ء کے بعد ...... ہر سال ۵ ہزار سے زائد انسان طبعی موت مرنے کی بجائے انسان کے ہاتھوں لگائے ہوئے زخموں کی تاب نہ لا کر جاں بحق ہو جاتے ہیں"

ہکس بے کا واقعہ ہمارے اخلاقی انحطاط کی خطرناک اور شرمناک مثال ہے۔ جس میں کالج کے قریباً چھ سو طلباء ملوث تھے۔ اس کی سنگینی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ صدر مملکت تک کو کہنا پڑا کہ اس شرمناک واقعہ سے ان کا سر ندامت سے جھک گیا ہے۔

پھر پنجاب یونیورسٹی کا انتخاب ہوا تو اس میں آتشیں اسلحہ کے آزادانہ استعمال کے نتیجہ میں ایک طالب علم برکات احمد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا یہ آخری دو مثالیں نقصِ امن اور اتلافِ جان کی ان لوگوں سے تعلق رکھتی ہیں جو ہمارے معاشرہ کا اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ سمجھا جاتا ہے۔

.... کم تعلیم یافتہ یا بالکل ان پڑھ اور دیہاتی لوگوں کا اندازہ انہی بظاہر مہذب و متمول تعلیم یافتہ افراد سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے ہڑتالیں آج کا فیشن بن چکی ہیں۔ سندھ میں ملک کا سب سے بڑا تھرمل پاور سٹیشن زیر تعمیر ہے پروگرام کے مطابق اسے آج سے آٹھ ماہ قبل مکمل ہو جانا چاہیئے تھا مگر ہڑتال کے باعث کام رک گیا ہے جس کی وجہ سے وطنِ عزیز کے قومی خزانے کو ساڑھے چھ لاکھ روپے یومیہ کا نقصان ہو رہا ہے۔ اخلاقی اور روحانی گراوٹ کی انتہا ہو گئی جب ایک طالب علم نے حیدرآباد کے ایک لیکچرار اور اپنے روحانی باپ عبدالرزاق سومرو کو نہایت بے دردی سے قتل کر دیا۔

یہ تو تھی بیماری۔ مگر اس کی تشخیص اور اس کا علاج کیا ہے۔ ہم اس ضمن میں مضبوطی سے اس قرآنی موقف پر قائم ہیں کہ جب کوئی قوم خدا کو بھلا دیتی ہے۔ تو پھر خدا بھی اس کو بھلا دیتا ہے ہمارا معاشرہ تضاد کا شکار ہے زبان پر اسلام ہے مگر عمل بالکل اس کے برعکس ہے "اسلامی حکومت" کے قیام کے لئے بے چینی ہے مگر سلسلہ حقہ جو وقت کے مسیحا اور مامور کے ذریعہ قائم ہوا اس سے بیر ہے۔

سیاسی تضاد اس بات سے واضح ہے کہ خود ہی جمہوری اور آئینی طریقہ سے ایک حکومت قائم کی پھر خود ہی اس کے خلاف سازشیں شروع کر دیں۔

ہم تو یہ جانتے ہیں کہ جب سے لوگوں نے نماز روزہ کی جگہ "دین کے نئے ارکان" سینما، سفارش، رشوت اور فیشن کو اختیار کر لیا ہے اور بے دینی کے رجحانات کو اپنایا ہے۔ بے پردگی اور سینما عام ہوئے فحش اور عریاں لٹریچر اور گندے گانے زیادہ ہو گئے اس کے بعد سے پاکستان کے طول و عرض میں دیواروں پر خاص قسم کی بیماری اور اسی کے علاج کے اشتہارات عام ہو گئے بظاہر انسان ترقی کر رہا ہے مگر امن و سکون اور دل کا چین اور روح کا قرار سوسائٹی سے ایسا گم ہوا ہے جیسے (حضرت مسیح موعودؑ کے محاورہ کے مطابق) پرندہ گھونسلے سے پرواز کر جاتا ہے۔ گویا نام نہاد ریفارمروں اور خود ساختہ مذہبی لیڈروں کے ناخن تک کا زور لگانے کے باوجود امتِ مرحومہ "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" کی تصویر بنی ہوئی ہے۔ ظاہر ہے عقلمند لوگ مزید ہزار سال تک ان فرضی روحانی حکیموں کا علاج جاری نہیں رکھ سکتے اسی قسم کے حالات میں خدا کے مامور دنیا کو ہدایت کا نور عطا فرماتے آتے ہیں اگر آج خدا نے کسی کو نہیں بھیجا تو دہریوں کا یہ اعتراض مضبوط ہو جائے گا کہ اس کا کیا ثبوت ہے کہ پہلے خدا کسی کو بھیجتا رہا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اسی مذہبی پس منظر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا ؎

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

نیز فرمایا میں زمانہ کو اپنی طرف نہیں بلاتا بلکہ زمانہ مجھے اپنی طرف بلا رہا ہے چنانچہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جو ہدایت کا اصل سرچشمہ ہے مجھے اصلاحِ خلق کے لئے عین وقت پر مبعوث فرمایا۔ فرماتے ہیں۔ ؎

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

مختصراً اس روحانی بگاڑ کا علاج خدا کی ہستی پر یقین کامل پیدا کرنا ہے۔ اور یہ یقین الہام و وحی سے پیدا ہوتا ہے جو امامِ وقت کی بیعت اور اطاعت کے بغیر ناممکن ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ یقین کو گناہ کا کامیاب علاج قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں

"اے دے لوگو! جو نیکی اور راستبازی کے لئے بلائے گئے ہو تم یقیناً سمجھو کہ خدا کی کشش اس وقت تم میں پیدا ہوگی اور اسی وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے جب کہ تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے شاید تم کہو گے کہ ہمیں یقین حاصل ہے سو یاد رہے کہ یہ تمہیں دھوکا لگا ہوا ہے یقین تمہیں ہرگز حاصل نہیں کیونکہ اس کے لوازم حاصل نہیں وجہ یہ کہ تم گناہ سے باز نہیں آتے ...... تم ایسے طور سے نہیں ڈرتے جو ڈرنا چاہیئے۔ خود سوچ لو کہ جس کو یقین ہے کہ فلاں سوراخ میں سانپ ہے وہ اس سوراخ میں کب ہاتھ ڈالتا ہے اور جس کو یقین ہے کہ اس کے کھانے میں زہر ہے وہ اس کھانے کو کب کھاتا ہے...... گناہ یقین پر غالب نہیں ہو سکتا اور جب کہ تم ایک بھسم کرنے اور کھا جانے والی آگ کو دیکھ رہے ہو تو کیونکر اس آگ میں اپنے تئیں ڈال سکتے ہو اور یقین کی دیواریں آسمان تک ہیں شیطان اس پر چڑھ نہیں سکتا۔"

(کشتی نوح ص۹)

غرض گناہ سے بچنے اور جان۔ مال عزت اور آبرو کی حفاظت کے لئے ایک ہی طریق ہے کہ لوگ "الدار" میں داخل ہو جائیں۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام فرماتے ہیں:

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری آپا جان مرحومہ

(مکرم محمد ذکریا صاحب ابن محمد ابراہیم صاحب خلیل۔ گوٹنگن مغربی افریقہ)

میری عزیزہ بہن سلیمہ قدسیہ صاحبہ اہلیہ مکرم اعجاز قدیر صاحب مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۷۲ء کو بعد از دوپہر کراچی میں بعمر ۴۱ سال وفات پا گئیں۔

اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مولیٰ کریم میری آپا جان کو غریق رحمت کرے۔ اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ مرحومہ موصیہ تھیں مگر فی الحال ان کو امانتاً کراچی میں ہی سپرد خاک کیا گیا ہے۔ آپ نے اپنے پیچھے دو بیٹیاں اور ایک بیٹا چھوڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کا زندگی کے ہر لمحہ اور ہر قدم پہ اپنے فضل اور رحم کے ساتھ کفیل ہو۔ آمین۔

میری آپا جان مرحومہ نماز روزہ اور جملہ احکام شریعت کی نہایت پابند تھیں۔ قرآن پاک نہایت شیریں آواز میں روزانہ تلاوت فرمایا کرتی تھیں چنانچہ اپنے تینوں بچوں کو التزام کے ساتھ خود گھر پر قرآن کریم ختم کرایا اور اپنے بیٹے الطاف کے ختم قرآن پر تو نہایت شاداں ہوئی تھیں۔ نہایت نرم گفتار اور دل کی نہایت حلیم تھیں۔ کبھی کسی کو ناراضگی کا موقعہ نہ پیدا ہونے دیا۔ ہر کس و ناکس کے ساتھ مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ پیش آتی تھیں۔ رمضان المبارک کے مہینہ میں صدقات ادا فرماتی تھیں۔ کبھی کسی کو خستہ حالت یا زندگی کے آلام سے دوچار دیکھتیں تو افسردہ ہو جاتیں۔ بیماروں کی تیمارداری فرماتی تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی تحریک کہ تمام افراد جماعت درود شریف اور سبحان اللہ...... الخ کا روزانہ ورد کیا کریں تو آپا جان نے کوئی دن ایسا نہ جانے دیا کہ اس کا ورد نہ کیا ہو۔ ایک پیاری دعا جو مجھے اور بچوں کو بھی یاد کرائی وہ یہ تھی۔

اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ
کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ۔

اس دعا کو اکثر پڑھا کرتی تھیں۔ نیز رات کو سونے سے قبل آیۃ الکرسی تو ہر صورت میں پڑھ کے سوتی تھیں۔

۱۹۶۱ء میں جب ہمشیرہ صاحبہ کراچی سے ربوہ بغرض سکونت آئیں تو جتنا عرصہ ربوہ میں رہیں بچوں کے ہمراہ جب کبھی بھی موقعہ ہوا حضرت المصلح الموعودؓ سے ملاقات کے لئے جاتی رہیں۔ بڑے فخر سے کہا کرتی تھیں کہ میری شادی پہ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی بیگم صاحبہ کے ذریعہ شادی مبارک کا پیغام اور تحائف ارسال فرمائے۔

سلسلہ حقہ سے والہانہ عقیدت تھی۔ ربوہ کے محلہ دارالصدر غربی کی لجنہ اماء اللہ کے اجلاسوں میں باقاعدہ شرکت فرماتی تھیں۔ اور کئی سال تک سیکرٹری مال بھی رہیں۔ اسی طرح کراچی کے حلقہ دستگیر سوسائٹی کی لجنہ اماء اللہ کی کئی سال نائب صدر رہیں۔ جب بھی لجنہ اماء اللہ کا ہفتہ وار اجلاس ہوتا تھا تو یہ بات طے شدہ ہوتی تھی کہ آپا جان یا تو تلاوت کریں گی یا پھر ملفوظات و کتب حضرت مسیح موعودؑ کا درس دیں گی۔ الفضل اخبار پڑھنے کا نہایت شوق تھا۔ ربوہ میں قیام کے دوران تو بلا ناغہ پڑھتی رہیں حتیٰ کہ الفضل کا جلسہ سالانہ نمبر تو نہایت اہتمام سے پڑھتیں اور جب تک ایک ایک مضمون نہ پڑھ لیتیں قرار نہ آتا دستگیر سوسائٹی میں قیام کے دوران بارہا ایسا ہوا کہ عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد "مصباح" اٹھائے گھر گھر جا رہی ہیں یا پھر چندہ اکٹھا کر رہی ہیں۔ سلسلہ کی کتب پڑھنے کا بھی از حد شوق تھا۔ کلام محمودؓ کی نظم:۔

؎ "ہے رضائے ذات باری اب رضائے قادیاں"

نہایت سوز کے ساتھ پڑھا کرتی تھیں۔

مرحومہ میرے لئے بمنزلہ ماں کے تھیں۔ میں دو سال کا تھا کہ والدہ محترمہ کا ربوہ میں انتقال ہوا اسکے بعد مجھے ماں کی شفقت اور توجہ آپا جان سے ہی ملی۔ بچپن کے بعد بھی میں ہمشیرہ مرحومہ کے پاس دس سال لگا تار رہا۔ ربوہ اور کراچی کے قیام کے دوران جب کبھی میں علیل ہوا تو اکثر میرے بستر کے سرہانے بیٹھ جایا کرتی تھیں۔ بلکہ بارہا نصف شب کے وقت بیدار ہو کر میرے کمرہ میں آ جاتیں اور استفسار فرماتیں طبیعت کیسی ہے۔

آپا جان مرحومہ کو بیماریوں سے اکثر واسطہ رہا۔ ۱۹۶۱ء کے لگ بھگ "اپنڈے سائٹس" کا آپریشن ہوا اور بفضل اللہ صحت یاب ہوئیں۔ بعدہٗ جون ۱۹۶۵ء میں کراچی میں کینسر کے موذی اور جان لیوا مرض کا آپریشن ہوا جس سے آپ قریب قریب ۵ سال تک بستر علالت پر رہیں یہ آپریشن نہایت خطرناک تھا مگر نہایت ہمت اور بے جگری سے آپریشن کروا دیا۔ یہی آپریشن میری بہن کی زندگی میں دعاؤں کی قبولیت کا ایک نشان، شافی خدا کے شفا دینے کا ایک زندہ اور لابدی ثبوت بنا جس کی تفصیلات لاہور کے معروف رسالہ "سیارہ ڈائجسٹ" کے سالنامہ اپریل ۱۹۶۷ء میں خاکسار کی طرف سے "میرے اللہ میری آپا" کے عنوان سے شائع ہوئیں اور اپنوں و غیروں کو معلوم ہوا کہ دعا کا ہتھیار ایک زبردست ہتھیار ہے۔ نیز یہ کہ آپریشن اور دوائیاں تو صرف زندگی کے حیلے اور انسانی کوشش ہوتے ہیں حقیقی شفا تو اللہ تعالیٰ سے حاصل ہوتی ہے۔ کینسر کا آپریشن ہوئے دو سال ہوئے تھے کہ خاکسار ربوہ آ رہا تھا تو مجھے تاکید فرمائی کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے حضور حاضر ہونا اور علالت کی تفصیلات بتلانے کے بعد دعا کی درخواست کرنا۔ چنانچہ میں نے تعمیل ارشاد کی اور حضور نے ایک بوٹی عطا فرمائی جو واپس کراچی آنے پر میں نے آپا جان کو دی تو بہت خوش ہوئیں اور اس کا استعمال فرمایا۔ نیز بعض احمدی اور غیر احمدی احباب کو بھی دی۔

آخر جون ۱۹۷۲ء میں دوبارہ علیل ہوئیں اور آپریشن کروا دیا۔ مگر پے در پے بیماریوں سے جسم نازک میں اب اتنی ہمت نہ رہی تھی کہ مقابلہ کر سکتا چنانچہ آپریشن کے تین ماہ بعد ۱۲ ستمبر کو اللہ کے حضور حاضر ہو گئیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے بچوں کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین۔

دعائے نعم البدل

مکرمی رئیس عبداللہ خاں صاحب صدر جماعت احمدیہ باندھی کا بچہ بعمر ۵½ ماہ مختصر سی علالت کے بعد مورخہ ۳۰/۹ کو وفات پا گیا ہے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ بچہ کے والدین اور اس کے دیگر عزیزوں کو اس صدمہ کو صبر کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق دے اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔

(حکیم محمود احمد معلم وقف جدید جماعت احمدیہ باندھی شہر)

انصار اللہ توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عظیم الشان مقام عطا فرمایا ہے۔ ۱۳۰۰ سال کے بعد دنیا کی ہدایت کے لئے جسے اللہ تعالیٰ نے مبعوث کیا۔ اور جس (مسیح موعودؑ) کے ساتھ اسلام کی فتح وابستہ کر دی۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کی اشاعت اور آپؐ کی حکومت کے قیام کا کام جس کے سپرد کیا۔ جس شخص (مسیح موعودؑ) کی تمام پہلے انبیاء خبریں دیتے آئے تھے۔ اسے قبول کرنے کی انہیں توفیق دی ہے اور ان کے لئے یہ عمدہ موقعہ ہے کہ وہ اس کی پاک تعلیم کو جو در حقیقت اس (مسیح موعودؑ) کے آقا اور سردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم ہے۔ دنیا میں پھیلائیں۔ اس موقعہ کو ضائع کر دینے والا یقیناً بے وقوف ہے۔"

تحریک جدید کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچایا جا رہا ہے۔ لہٰذا ہمارے انصار اللہ کو چاہئیے کہ اس عظیم الشان مقام کو حاصل کرنے کے لئے تحریک جدید کی تمام مالی جہاد میں ہر ایک فرد (مرد، عورت اور بچہ) کو شامل کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(قائد تحریک جدید۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

الحمد للہ کہنے کا عملی نمونہ

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اس آیت (ان شکرتم لازیدنکم) میں بتایا گیا ہے۔ کہ جب اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہو اور تمہاری محنت ٹھکانے لگے تو اسی شکریہ ہیں...... ہر کامیابی پر خدا تعالیٰ کی راہ میں بطور شکرانہ کچھ نہ کچھ خرچ کرنا چاہئیے کیونکہ کامیابی پر الحمد للہ کہنے کا ایک عملی نمونہ ہے۔"

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں خوشی کے مواقع پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ایسے موقعہ پر مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کے پیش نظر ہماری جماعت کے مردوں، عورتوں اور بچوں کو چاہئیے کہ اپنی ہر کامیابی اور خوشی کے موقعہ پر ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضاء کو حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

سو فیصد بجٹ پورا کرنیوالی مجالس خدام الاحمدیہ

الفضل کی گذشتہ ایک اشاعت میں سو فیصد بجٹ پورا کرنیوالی مجالس کے نام شائع ہوئے ہیں۔ ان مجالس کے علاوہ اور بھی بہت سی مجالس نے اپنے بجٹ سو فیصد ادا کر دیئے ہیں اُن کے نام کسی اگلی اشاعت میں دیئے جا رہے ہیں۔ مجالس مطلع رہیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

27

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ جات برائے دارالاقامۃ النصرۃ

(۳)

مکرم شیخ رشید احمد صاحب (ہالینڈ)	لاہور	۱۰/۰۰ روپے
مکرمہ اقبال اختر صاحبہ	//	۵/۰۰ روپے
مکرم ملک نثار احمد صاحب	//	۱/۰۰ روپے
مکرمہ طیبہ باری صاحبہ	//	۲/۰۰ روپے
مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب	//	۱/۰۰ روپے
// محمد یونس جاوید صاحب	//	۲/۰۰ روپے
// اسحاق منصور صاحب	//	۱۰/۰۰ روپے
// منیر احمد ہاشمی صاحب	//	۵/۰۰ روپے
// محمد اسلم صاحب	//	۱۲/ روپے
// اعجاز احمد صاحب ہاشمی	//	۱۲/۰۰ روپے
// محمد شریف صاحب ہاشمی	//	۵/۰۰ روپے
// چوہدری عابد علی صاحب بٹر	//	۱۴/۰۰ روپے
// ملک عبدالقادر صاحب	//	۵/۰۰ روپے
// ملک منظور احمد صاحب جاوید	//	۵/۰۰ روپے
// چوہدری بشیر احمد صاحب	//	۵/۰۰ روپے
مکرمہ نصرت آرا صاحبہ	//	۵/۰۰ روپے
// اہلیہ صاحبہ شیخ نعیم احمد صاحب	//	۵/۰۰ روپے
مکرم محمود حسین صاحب انجینئر	//	۲/۰۰ روپے
مکرمہ مقصودہ بیگم صاحبہ	//	۲/۰۰ روپے
مکرم ملک عبدالباسط خان صاحب	//	۵/۰۰ روپے
مکرمہ بیگم وحید سلیم صاحب	//	۱۲/۰۰ روپے
مکرم چوہدری محمد شریف صاحب	//	۲/۰۰ روپے

(نگران دارالاقامۃ النصرۃ ربوہ)

وقف جدید کی اہمیت

حضرت مصلح موعودؓ وقف جدید کی اہمیت کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف کرنے پڑیں گے اور چاروں طرف رشد و اصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا ....."

وقف جدید کے ذریعہ رشد و اصلاح اور تعلیم القرآن کا بابرکت کام وسیع سے وسیع تر ہو رہا ہے۔ زعماء انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے حلقوں میں چندہ جات وقف جدید کے معیاری وعدہ جات اور ان کی بروقت ادائیگی کا پورا پورا خیال رکھیں۔ اور اپنی مساعی کی تفصیلی رپورٹیں دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں ارسال کریں۔

(نائب قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میرے نانا جناب محمد اسماعیل خان صاحب جو بڑے مخلص احمدی تھے۔ قضائے الٰہی سے مورخہ ۱۲ر ۱۲ سال ھ ساڑھے سات بجے اپنے آبائی گاؤں ڈیریانوالہ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔

(منور احمد خان۔ اسلام آباد)

آپ کی دعاؤں کے محتاج

ایک مخلص بھائی ایک بیمار بچہ

احمدیت کی تاریخ سرفروشانہ ایثار اور قربانی کے نئے نئے حسین اور دلربا مناظر پیش کرتی ہے۔ ان مناظر میں سے ایک یہ بھی ہے کہ:۔

ہمارے ایک مخلص بھائی وقف جدید کے لئے مبلغ ایک صد روپے کا چندہ ارسال کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ یہ رقم انہوں نے اپنے بیمار بچہ کا اپریشن کروانے کے لئے رکھی ہوئی تھی۔ لیکن جب اعلانات کے ذریعے وقف جدید کی ضرورت کا علم ہوا تو سلسلہ کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر مقدم کرتے ہوئے وہ یہ رقم بطور چندہ ارسال کر رہے ہیں۔

"اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد و علیٰ عبدک المسیح الموعود۔ و بارک وسلم انک حمید مجید"

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس مخلص بھائی کے ایمان، جان اور مال میں برکت کے لئے اور بیمار بچے کی کامل شفایابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کریں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

مرزا طاہر احمد
ناظم مال وقف جدید

شکریہ احباب

خاکسار کے برادر اصغر عزیزم عبدالمالک خان سابق اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر خانپور کی اچانک وفات پر خاکسار کو پاکستان کے مختلف حصوں اور بیرون پاکستان سے بہت سے دوستوں عزیزوں اور بزرگوں کے تعزیتی خطوط موصول ہوئے ہیں۔ ان سب کا فرداً فرداً جواب نہیں جا سکتا۔ نیز ربوہ کے بے شمار بھائیوں اور بہنوں نے میرے غریب خانہ پر تشریف لا کر تعزیت فرمائی۔ اور اپنی دعاؤں سے نوازا۔

میں اپنی اور اپنے تمام عزیزوں کی طرف سے اس نوٹ کے ذریعہ ان سب محسنوں کا ان کی ہمدردی اور ہمارے شریک غم ہونے کا اور ان کی قیمتی دعاؤں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

عبدالمنان خان دارالصدر غربی ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا بچہ عمر ۹ سال کو ۳ سال سے نچلے حصے پر فالج ہو گیا ہے۔ بہت علاج وغیرہ کرایا ہے مگر کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (شیخ عبدالرحمٰن کنری سندھ)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ کا پتہ کا اپریشن ہوا تھا۔ اپریشن کے بعد ان کی صحت بتدریج گرتی گئی۔ کئی بیماریاں لاحق ہو جانے کی وجہ سے سخت کمزور اور لاغر ہو گئی ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفا عطا فرمائے۔ اور میری جملہ پریشانیوں کو دور فرما دے۔ آمین۔ (محمد رشیع سیکرٹری مال قائد آباد ضلع سرگودھا)

۳۔ مکرم عبداللطیف صاحب فضل کپڑا رکھلوی کی طبیعت کئی روز سے ناساز ہے ان کی کامل صحت کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

۴۔ (مختار احمد صاحب چک ۱۲۴۔ جنوبی سرگودھا)

۵۔ خاکسار مالی مشکلات میں ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بندہ کی مشکلات دور فرمائے۔ (منصور احمد قیام پور قادیان ضلع گوجرانوالہ)

۶۔ میں بیمار ہوں میری اہلیہ بھی میعادی بخار کی وجہ سے بیمار ہے نیز مالی حالت بھی دگرگوں ہے احباب دعا فرما دیں۔ (عبدالرحمٰن احمدی ڈسکہ)

دوائی فضل الٰہی نرینہ اولاد نوے فیصد لڑکا پیدا ہوتا ہے مکمل کورس ۹ گولی سو لہ روپے تیار کردہ: دواخانہ خدمت خلق ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف توجہ فرمائی جائے

جلسہ سالانہ بہت قریب آچکا ہے مگر بجٹ کے مقابل پر اس وقت تک چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی بہت کم ہے۔ امراء کرام و صدر اصحاب سے گزارش ہے کہ ازراہِ کرم چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف خاص توجہ فرمادیں تاکہ انتظامات میں دقت پیش نہ آئے۔ ۱۹۳۸ء کی مجلس مشاورت میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:۔

"چندہ جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے سے ہی شروع ہے ... . اور جہاں میں سب کمیٹی کی یہ تجویز منظور کرتا ہوں کہ آئندہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہوگا۔ وہاں بجائے پندرہ فی صدی کے میں دس فی صدی مقرر کرتا ہوں ... ... مگر دس فیصدی چندہ کا یہ مطلب ہرگز نہیں۔ کہ جو پندرہ فی صدی دے سکتا ہے وہ بھی نہ دے۔ جو شخص پندرہ فی صدی چندہ دیتا ہے۔ اس کا خدا کے پاس اجر ہے اور ہم اس کے اجر کے راستہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتے ہیں۔ پس اس شرح میں اگر کوئی شخص خوشی سے زیادتی کرنا چاہتا ہے وہ ہر وقت کر سکتا ہے لیکن وہ لوگ جو دس فی صدی چندہ نہیں دیتے ہم انہیں مجبور کریں گے کہ وہ دس فیصدی چندہ ضرور دیں۔"

چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف فوری توجہ فرمائی جائے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کا منشاء مبارک یہ تھا کہ سال کے شروع سے ہی ساتھ کے ساتھ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی جائے۔ چنانچہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شوریٰ ۱۹۴۳ء میں فرمایا:۔

"میرا تجربہ ہے کہ سیکرٹریان مال چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق بہت کم تحریک کرتے ہیں۔ دراصل اس کا مطالبہ ہر ماہ کے چندہ کے ساتھ ہونا چاہیئے"

اللہ تعالیٰ آپ کی کوشش میں برکت ڈالے اور ان کے لئے آپ کو جزائے خیر دے۔ آمین

(ناظر بیت المال ربوہ)

انصار اللہ کا بنیادی نصاب

گزشتہ سال مجلس شوریٰ کی قائم کردہ سب کمیٹی میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ اراکین انصار اللہ کے لئے ایک ایسا بنیادی نصاب تیار کرایا جائے جس میں نماز کا ترجمہ روزمرہ کے فقہی مسائل، بدرسومات کے بارے میں ہدایت، اختلافی مسائل۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے راشدین کے موٹے موٹے تاریخی حالات شامل ہوں۔ یہ بھی فیصلہ ہوا تھا کہ ہر رکن کیلئے اس نصاب پر عبور حاصل کرنا لازمی ہوگا۔ نیز ناظمین اضلاع اس بات کے ذمہ دار ہوں گے کہ ان کے حلقہ میں ماتحت مجالس اس نصاب کی تیاری خاطر خواہ رنگ میں کر رہی ہیں۔

اس نصاب کی روشنی میں ایک رسالہ تیار کرایا گیا ہے جو کتابی سائز کے ۱۶۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کی طباعت و تیاری پر ایک روپیہ ۲۵ پیسے فی نسخہ لاگت آئی ہے۔ اسی قیمت پر یہ مجالس کو مہیا کیا جارہا ہے۔ رسالہ چونکہ محدود تعداد میں طبع کرایا گیا ہے اس لئے تمام زعما مجالس۔ زعماء اعلیٰ اور ناظمین اضلاع سے گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد اپنی ضرورت سے مرکز کو مطلع کریں تاکہ رسالہ ارسال کیا جا سکے

(قائد تعلیم)

دعائے مغفرت

قریشی عبدالحق صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ابن میاں عبیداللہ صاحب آف لائلپور گزشتہ رات ساڑھے تین بجے وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم پیدائشی احمدی تھے نہایت دعاگو اور سلسلہ کے فدائیوں میں سے تھے اپنی یادگار پانچ لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی گیا۔ جن میں سے بڑے صاحبزادے ظفر اقبال قریشی پروجیکٹ ڈائریکٹر لاہور ٹاؤن شپ ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے اور خود حامی و ناصر ہو۔ (محمد یونس [illegible])

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے تحریک جدید کے سالِ نو کے لئے پیش کئے جانے والے وعدہ جات

(۲)

۱	حضرت سیدہ ام متین صاحبہ	۴۵۰.۰۰
۲	حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ	۵۳۰.۰۰
۳	منجانب حضرت نواب محمد عبداللہ خان رضؓ	۱۷۰.۰۰
۴	محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب	۶۰۰.۰۰ (نقد)
۵	محترمہ صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ	۳۱۰.۰۰
۶	محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب	۴۹۰.۰۰
۷	" مرزا مسرور احمد صاحب	۳۰.۰۰
۸	" میاں عبدالرحیم احمد صاحب	۲۵۲.۰۰
۹	" صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب	۲۵۶.۰۰

(وکیل المال اول)

ایک ضروری یاد دہانی

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں ادائیگیوں کا تیسرا مرحلہ ۳۰ نبوت/نومبر کو ختم ہو رہا ہے۔ اس تاریخ تک ہر وعدہ کنندہ کی طرف سے کم از کم اسی فی صد ادائیگی ضرور ہو جانی چاہیئے۔

امراء صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ اس کا خاص خیال رکھیں۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

قابل فروخت انجن

ایک ڈیزل انجن بیکو CHI ۲۰ ہارس پاور سلو سپیڈ مع چھ سات انچ بیکو پمپ ڈبل پلی مع پٹہ و دیگر سامان تقریباً نئی حالت میں مناسب قیمت پر قابل فروخت ہے۔

خواہشمند حضرات دفتر P.S سے رجوع کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ)

درخواست دعا

میری اہلیہ محترمہ بیمار رہیں اور بغرض علاج ریلوے ہسپتال لاہور میں داخل ہیں احباب کرام ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمادیں۔

(شیخ مبارک احمد ریلوے روڈ لاہور)

۲۔ میری لڑکی عزیزہ خدیجہ بی بی بعمر ۱۵ سال بیمار ہے۔ اس کے پیٹ میں خرابی ہے گاہے گاہے اسے آرام بھی آجاتا ہے مگر کمزور بہت ہو گئی ہے احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

غلام حیدر کوٹ روڈ۔ نزد تاج محل سینما جھنگ صدر

بازیافتہ نقدی

کل مورخہ ۱۰ نبوت/نومبر کو نماز جمعہ کے بعد مسجد اقصیٰ کے عورتوں والے حصہ سے کچھ نقدی ملی ہے جس بہن کی ہو دفتر لجنہ مرکزیہ ربوہ سے نشانی بتا کر وصول کر لیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد)